حج بیت اللہ

مکّہ دیکھا مِری آنکھوں نے مدینہ دیکھا
ہر طرف نور کا بہتا ہوا دریا دیکھا
شکل اِنساں میں ہر اک سمت فرشتہ دیکھا
کیا بتائیں تمھیں یہ ہم نے کہ کیا کیا دیکھا
وہ عرفات کا میداں، وہ منیٰ کا منظر
اور پھر مارنا شیطاں کو اُٹھا کر کنکر

سنگِ اسود پہ گئیں میری نگاہیں جس دم
جاں نثاروں کی قطاریں تھیں صفوں میں پیہم
کس طرح بوسۂ اسود کا کروں قصّہ رقم
دلِ بیتاب کا سینے میں عجب تھا عالم
ایک کے بعد لیا ایک نے جب بوسۂ سنگ
مثلِ ماہتاب نظر آتا تھا ہر چہرے کا رنگ

ہے یہی گلشنِ فردوس سنا کرتا تھا
ذکرِ زم زم بھی کتابوں میں پڑھا کرتا تھا
اور پڑھ پڑھ کے بہت محو ہوا کرتا تھا
اپنے آنے کی بھی میں دل سے دعا کرتا تھا
میری قسمت کہ مجھے آج یہاں لے آئی
مرحبا قبلہ و کعبہ کی زیارت پائی

کتنی دلکش تری صورت ہے دیارِ مکّہ
سب کے دل میں تری عظمت ہے دیارِ مکّہ
دو جہاں میں تری شہرت ہے دیارِ مکّہ
انبیاء سے تری نسبت ہے دیارِ مکّہ
اپنی آنکھوں میں یہ منظر جو لیے جاتا ہوں
دیکھنا یہ ہے کہ پھر چین کہاں پاتا ہوں

الغرض کرکے چلا رُخصتی مکّہ کو سلام
عرصۂ حشر کے ہر حسنِ سراپا کو سلام
سرنگوں ہو کے کیا خانۂ کعبہ کو سلام
شہر مکّہ ترے ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو سلام

کر چکا جب میں ہر ایک اپنے فریضے کو ادا
جانب راہ مدینہ کی ہو رُخ میرا
مشک وعنبر میں بسے آئے ہوا کے جھونکے
آ کے ٹکرائے سماعت سے فضا کے جھونکے
سرپرستی میں مری جب ہیں بقا کے جھونکے
روک سکتے نہیں پھر مجھ کو قضا کے جھونکے
سر کے بل جاؤں گا طے کرتا ہوا راہِ سفر
مل ہی جائے گا یقیناً مجھے سرکار ﷺ کا در

یک بہ یک سامنے جب شہرِ مدینہ آیا
ابرِ رحمت کا نظر آتا تھا جس پر سایا
سارے درباروں میں دربار یہ افضل پایا
فخر سے دامنِ اُمّید کو پھر پھیلایا
آئی آواز کہ آ شوق سے آنے والے
ہو کے جاتے ہیں غنی سارے زمانے والے

یہ نوازش یہ کرم واہ رے اقبال مرا
پاک عصیاں سے ہوا نامۂ اعمال مرا
ملی ایمان کی دولت یہ ہے احوال مرا
زندگی آئی بہاریں لیے یہ سال مرا
کس قدر شہرِ مدینہ کی فضا عالی ہے
جس طرف دیکھئے ہریالی ہی ہریالی ہے

لاج رکھیو مرے اس حج کی بھی اے میرے خدا
یہ وہ در ہے کہ یہاں سے کوئی خالی نہ گیا
آج کرتا ہے دُعا تجھ سے یہ بندہ تیرا
پھر زیارت تیرے محبوب ﷺ کی ہو دل کو عطا
تجھ سے قطرہ کوئی مانگے تو گوہر دیتا ہے
اور پھر دامنِ اُمید کو بھر دیتا ہے

دل تاج محلی
لمرا کمپلیکس، راجپور چنگی، شمس آباد روڈ، آگرہ (یوپی)